بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

خدا تعالیٰ کی تقدیر پورا ہوئے بغیر نہیں رہتی اور باوجود دشمنوں کی حاسدانہ نگاہوں کے وہ اپنی جماعت کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور اسے دنیا میں ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ چیز اپنی ذات میں ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا موجب ہے لیکن ساتھ ہی ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے ہمیں ان مقاصد کی طرف توجہ دلاتی ہے جس کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 25۔دسمبر 2015ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ دن قادیان میں جلسہ سالانہ کے دن ہیں۔ کل سے انشاء اللہ تعالیٰ قادیان کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ قادیان کے جلسہ سالانہ کی خاص طور پر اس لحاظ سے بھی اہمیت ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی میں ہو رہا ہے اور یہیں آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر جلسے شروع کروائے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مختلف خطابات اور خطبات میں جلسہ سالانہ کے حوالے سے ہمیں اس زمانے سے بھی آگاہی دی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ تھا اور جماعت کی ابتداء تھی۔ اس وقت میں اس حوالے سے حضرت مصلح موعود کے بعض پیش کرتا ہوں حوالے۔ ابتدائی جلسوں میں سے ایک کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود اپنے بچپن کا تاثر اور جماعت کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ 1936ء کی بات ہے۔ میری عمر اس وقت سات آٹھ سال کی ہوگی۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ میں وہاں جمع ہونے والے لوگوں کے اردگرد دوڑتا اور کھیلتا پھرتا تھا۔ میرے لئے اس زمانے کے لحاظ سے یہ اچنبھے کی بات تھی کہ کچھ لوگ جمع ہیں اس فصیل پر ایک دری بچھی ہوئی تھی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور اردگرد دوست تھے جو جلسہ سالانہ کے اجتماع کے نام سے جمع تھے۔ ڈیڑھ سو ہوں گے یا دو سو اور بچے ملا کر ان کی فہرست اڑھائی سو کی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے شائع بھی کی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ دو تین دفعہ اس دری کی جگہ بدلی گئی۔ آج جو لوگ قادیان میں اس وقت جلسے کی غرض سے گئے ہوئے ہیں وہ شاید اس وقت کی حالت کا اندازہ نہ کر سکتے ہوں۔ اب تو ایک وسیع جلسہ گاہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسر ہے جس کو پکی چار دیواری سے گھیرا گیا ہے اور اس میں بھی کوشش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا ہوں۔ 1936ء میں جب حضرت مصلح موعود یہ فرما رہے ہیں اس کے بعد مزید وسیع انتظام ہوتے گئے پارٹیشن تک۔ قادیان پر بعد میں ایسا دور بھی آیا پارٹیشن کے وقت جب صرف دار المسیح اور اردگرد کے چند گھروں تک احمدی محدود ہو گئے بلکہ چند سو کے سوا سب کو ہجرت کرنی پڑی اور احمدی یہ جو تھے چند ایک وہ بھی بڑے کمزور تھے لیکن آج پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ تاریخ کے دریچے میں سے جھانک کر دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش نظر آتی ہے۔ آج ربوہ کے رہنے والے بھی ان دنوں بے چین ہوں گے تو انہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی حالات بدلیں گے اور رونقیں بھی قائم ہوں گی لیکن ربوہ کے رہنے والوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ پاکستان میں رہنے والوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴿۱۳۹﴾ کہ اور کمزوری نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو یقیناً تم ہی غالب آنے والے ہو جبکہ تم مومن ہو۔ شرط یہ لگائی جبکہ تم مومن ہو۔

پس ایمان میں زیادتی اور دعاؤں پر زور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے حالات پھر بدلتے ہیں۔ کہتے ہیں اس ایک ارب اور پچیس تیس کروڑ آدمیوں

کی دنیا میں (اس زمانے میں جو آبادی تھی) دواڑھائی سو بالغ آدمی جمع ہوئے تھے اس ارادے سے اور اس نیت سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جسے دشمن سرنگوں کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ اس جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دیں گے بلکہ اسے پکڑ کر سیدھا رکھیں گے اور اپنے آپ کو فنا کر دیں گے مگر اسے نیچا نہیں ہونے دیں گے۔ اس ایک ارب پچیس کروڑ آدمیوں کے سمندر کے مقابلے کے لئے دواڑھائی سو کمزور آدمی اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے آئے تھے اس وقت 1895ء96ء میں جن کے چہروں پر وہی کچھ لکھا ہوا تھا جو بدری صحابہ کے چہروں پر لکھا ہوا تھا جیسا کہ بدر کے صحابہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ! بیشک ہم کمزور ہیں اور دشمن طاقتور مگر وہ آپ تک نہیں پہنچ سکتا جبتک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ انسان نہیں بلکہ زندہ موتیں ہیں جو اپنے وجود سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور آپ کے دین کے قیام کے لئے ایک آخری جدوجہد کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ دیکھنے والے ان پر ہنستے تھے دیکھنے والے ان پر تمسخر کرتے تھے اور حیران تھے کہ یہ لوگ کیا کام کریں گے۔ اصل میں چیز کیا ہے یہ وہ عشق ہے جو انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے اور انسان سے ایسی ایسی قربانیاں کراتا ہے پھر یہ عشق جن کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ وہ دو یا اڑھائی سو آدمی جو جمع ہوا ان کے دل سے نکلے ہوئے خون نے خدا تعالیٰ کے عرش کے سامنے فریاد کی۔ پس اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے چند ہزار لوگوں کو کہا تھا کہ ان دواڑھائی سولوگوں کی آہوں کا نتیجہ تم دیکھ رہے ہو۔ یعنی کہ اس میدان میں ان لوگوں کی آہیں تھیں ان دواڑھائی سولوگوں کی جس کا نتیجہ یہ دیکھ رہے ہو تم کہ اس میدان میں تم بیٹھے ہوئے ہو اسی میدان میں قادیان میں۔ آج جیسا کہ میں نے بتایا کہ قادیان کی جلسہ گاہ اور بھی وسیع ہو چکی ہے۔ میں جلسہ میں شامل ہونے والے جتنے بھی لوگ ہیں مرد عورتیں ان سے کہتا ہوں کہ ایک وسیع میدان جس میں تمام سہولتیں بھی میسر ہیں ایک کے بجائے کئی زبانوں میں آوازیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ جہاں اس وقت مختلف قوموں کے لوگ بیٹھے ہیں جہاں پاکستان سے آئے ہوئے اپنے حقوق سے محروم لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ اپنے آپ میں یہ سب لوگ وہ ایمان اور اخلاص پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں ایک جذبہ پیدا کریں جو ان دو سولوگوں میں تھا جس کی مثال حضرت مصلح موعود نے دی ہے۔ اگر ان دواڑھائی سو بیجوں یا گٹھلیوں نے اپنے اثر دکھائے تو آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے اپنے ایمان میں بڑھیں اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ہمارا غلبہ ہے انشاء اللہ۔ آج دنیا کی آبادی سات ارب تیس کروڑ کہا جاتا ہے اور ہماری تعداد ابھی بھی دنیا کی آبادی کے مقابلے میں اور اپنے وسائل کے لحاظ سے بہت معمولی ہے لیکن ہم نے کام وہی کرنے ہیں جو ہمارے آباؤاجداد نے کئے۔ پس اس بات کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے ہمارا مقصد بہت بڑا ہے اسے ہم نے حاصل کرنا ہے اور یہ تمام لوگ جو جلسہ میں شامل ہوئے ہیں قادیان میں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ حضرت مصلح موعود اس بات کا ذکر فرماتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے نشان ہزاروں ہیں اور شہادتیں بے اندازہ ہیں جو اپنے خوبصورتی دکھاتی ہیں۔ ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کا ایک الہام ہے کہ یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق۔ یعنی اور دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور دور دور سے تیرے پاس تحائف لائے جائیں گے اور ایسے ایسے سامان کئے جائیں گے جن سے مہمان نوازی کی جائے اور اس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ وہ راستے گھِس جائیں گے جن راستوں سے وہ آئیں گے۔ فرماتے ہیں کہ یہ نشان ایک عظیم الشان نشان ہے اس عظیم الشان نشان کی کس وقت خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی اس حالت کے دیکھنے والے اب بھی موجود ہیں۔ جب یہ الہام ہوا اس وقت حالت کیا تھی اس کے دیکھنے والے اب بھی موجود ہیں۔ کہتے ہیں میری عمر تو چھوٹی تھی لیکن وہ نظارہ اب بھی یاد ہے جہاں اب مدرسہ ہے وہاں ڈھاب ہوتی تھی اور گند اور روڑی کے ڈھیر تھے۔ اس سے بھی پہلے جبکہ قادیان میں کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو کوئی شخص نہ جانتا تھا خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے اور دور دور سے تحائف لائے جائیں گے۔ یہ غور کرنے والی بات ہے۔ آج قادیان کے جو نظارے ہم دیکھتے ہیں دنیا کے بیس پچیس ملکوں سے وہاں لوگ پہنچے ہوئے ہیں اور نئی سے نئی عمارتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بن رہی ہیں۔

پھر جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی کے حوالے سے ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے زمانے میں آخری جلسے کا کل سات سو آدمی تھے اور انتظام میں خرابی پیدا ہوگئی کہ رات کے تین بجے تک کھانا نہ مل سکا بعضوں کو اور آپ کو الہام ہوا کہ یاایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ کہ اے نبی بھوکے اور پریشان حال کو کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ صبح معلوم ہوا کہ مہمان تین بجے رات تک لنگر خانے کے سامنے کھڑے رہے اور ان کو کھانا نہیں ملا۔ پھر آپ نے نئے سرے سے فرمایا کہ دیگیں چڑھاؤ ان کو کھانا کھلاؤ۔

پس ایک وقت میں سات سو آدمی کے کھانے کا انتظام بھی مشکل ہو گیا تھا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا یہ نظارہ ہے کہ مختلف قوموں کے ہزاروں لوگ قادیان میں جمع ہیں اور ان کے کھانے بھی پک رہے ہیں ان کے مزاج کے مطابق اور مہمان نوازی بھی ہو رہی ہے اور باقی دنیا کے جلسوں میں بھی اسی طرح ہو رہا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کی تائید کا ایک عظیم الشان نشان ہے اور جن جماعتوں کے ساتھ اس کی نصرت ہوتی ہے وہ اس طرح بڑھتی چلی جاتی ہے اور دشمن کی نگاہوں میں پھر کانٹوں کی طرح کھٹکنے بھی لگ جاتے ہیں دشمن دشمنی میں بھی بڑھتے ہیں حسد میں بڑھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر پورا ہوئے بغیر نہیں رہتی اور باوجود دشمنوں کی حاسدانہ نگاہوں کے وہ اپنی جماعت کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور اسے دنیا میں ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ چیز اپنی ذات میں ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا موجب ہے لیکن ساتھ ہی ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے ہمیں ان مقاصد کی طرف توجہ دلاتی ہے جس کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی اور پھر یہ دیکھیں کہ برصغیر ہندوستان اور پاکستان میں ہی نہیں آج دنیا کے دو سو سے اوپر ممالک میں جماعت بڑھ رہی ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے جو فیصلہ کیا ہوا ہے اس نے غالب آنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جماعت ترقی کر رہی ہے اور انشاء اللہ کرتی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام ہے جو ذو معنی ہے۔ ہم اس کے کوئی خاص معنی نہیں کر سکتے اور نہ ہمیں پتا ہے کہ وہ کب اور کس طرح پورا ہوگا اور وہ الہام ہے کہ "لنگر اٹھا دو" اب اس لنگر سے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ لنگر سے اگر کشتیوں والا لنگر مراد لیا جائے یعنی کشتی میں جب لنگر ڈالا جاتا ہے پانی میں کھڑا کرنے کے لئے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ باہر نکل جاؤ اور خدا تعالیٰ کے پیغام کو ہر جگہ پھیلاؤ۔ اور اگر لنگر سے ظاہری لنگر خانہ مراد لیا جائے تو پھر اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آنے والوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب لنگر خانے کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے لنگر اٹھا دو اور لوگوں سے کہو کہ وہ اپنی رہائش اور خوراک کا خود انتظام کر لیں۔ ان دونوں مفہوم میں سے ہم کسی مفہوم کو بھی متعین نہیں کر سکتے اور نہ وقت متعین کر سکتے ہیں کس کا بھی واقعہ ہوگا۔ بہر حال جب تک مہمانوں کو ٹھہرانا انسانی طاقت میں ہے اس وقت تک ہمیں یہی ہدایت ہے کہ وسع مکانک۔ کہ تم اپنے مکان بڑھاتے جاؤ۔ اور مہمانوں کے لئے گنجائش نکالو۔ پس اس کے لئے کم از کم قادیان میں اور جہاں جہاں دوسری جماعتیں بھی یہ کر سکتی ہیں وہاں رہائش کے لئے عارضی اور مستقل انتظام کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہام وسع مکانک۔ کے تحت اپنی مکانیت میں بھی قادیان میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وسعت پیدا ہو رہی ہے اور نئے نئے گیسٹ ہاؤس اور جگہیں بن گئی ہیں اور مہمانوں کو جس حد تک سہولت ہو سکتی ہے مہیا کی جاتی ہے لیکن بہر حال گھر والی سہولت تو نہیں اس لئے مہمانوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ جتنی سہولت دی گئی ہے اس کے اندر رہتے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے جو اصل مقصد ہے جلسے پر آنے کا اس کو پورا کریں اور صرف مہمان نوازی یا رہائش کی سہولتوں کی طرف نہ دیکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور الہام اور خواہش کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جماعت کے وہ تمام دوست جن کا جلسے پر آنا ممکن ہو وہ جمع ہوا کریں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سننے یا سنانے میں شامل ہوا کریں جو ان دنوں یہاں کیا جاتا ہے۔

آج جب ہم دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بہت سارے ممالک میں سے لوگ وہاں پہنچتے ہیں قادیان۔ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کا بیشتر حصہ اس وقت ہندوستان میں ہے اور اب پاکستان اور ہندوستان ملا کے اور اس میں سے بھی زیادہ تر مردوں کی ایک تعداد ہے جو جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان پہنچ سکتی ہے۔ پس ان ایام میں قادیان آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو

صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو حکم ہے کہ جلسے پر آؤ صرف اس کی نافرمانی نہیں کر رہے بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم کر رہے ہوں گے۔ ہندوستان کے احمدیوں کو خاص طور پر کوشش کر کے قادیان آنا چاہئے۔ اگر کسی وقت امریکہ میں ہماری جماعت کے مالدار لوگ ہوں اور وہ آمدورفت کے لئے روپیہ خرچ کر سکیں تو حج کے علاوہ ان کے لئے یہ امر بھی ضروری ہوگا کہ وہ اپنی عمر میں ایک دو دفعہ قادیان بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر آئیں۔ کیونکہ قادیان میں علمی برکات میسر آتی ہیں اور مرکز کے فیوض سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اب وہاں خلافت نہیں ہے لیکن پھر بھی وہاں اس کی ایک روحانی حیثیت ہے جو جائیں تو وہاں جا کے احساس ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں تو یہ یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن آنے والا ہے جبکہ دور دراز ممالک کے لوگ یہاں آئیں گے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رؤیا ہے جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ ہوا میں تیر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔ یہ آپ نے خواب دیکھی۔ اس رؤیا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جس طرح قادیان کے جلسے پر کبھی یکے سڑکوں کو گھسا دیتے تھے اور پھر موٹریں چل چل کر سڑکوں میں گڑھے ڈال دیتی تھیں اور اب ریل سواریوں کو کھینچ کھینچ کر قادیان لاتی ہے اسی طرح کسی زمانے میں جلسہ کے ایام میں تھوڑے تھوڑے وقفے پر یہ خبریں بھی ملا کریں گی کہ ابھی ابھی فلاں ملک سے اتنے ہوائی جہاز آئے ہیں یہ باتیں دنیا کی نظروں میں عجیب ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نظر میں عجیب نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ نظارے ہم کثرت سے دیکھ رہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا دنیا کے بیس پچیس ممالک کے لوگ اس وقت ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ہی وہاں قادیان جلسے پر گئے ہوئے ہیں اور بعض ایسے ملکوں کے لوگ مقامی لوگ ہیں جن کا کبھی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ وہاں پہنچیں گے۔ اور یہ بھی بعید نہیں کہ کسی وقت چارٹرڈ فلائٹس چلا کریں اور قادیان کے جلسے میں لوگ شامل ہوا کریں۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اپنے دین کے لئے مکہ اور مدینہ کے بعد قادیان کو مرکز بنانا چاہتا ہے مکہ اور مدینہ وہ دو مقامات ہیں جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تعلق ہے۔ آپ اسلام کے بانی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے آقا اور استاد ہیں اس لحاظ سے ان دونوں مقامات کو قادیان پر فضیلت حاصل ہے لیکن مکہ اور مدینہ کے بعد جس مقام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کا مرکز قرار دیا ہے وہ وہی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے اور جو اس وقت تبلیغ دین کا واحد مرکز ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آجکل مکہ اور مدینہ جو کسی وقت بابرکت مقام ہونے کے علاوہ تبلیغی مرکز بھی تھے آج وہاں کے باشندے اس فرض کو بھلائے ہوئے ہیں لیکن یہ حالت ہمیشہ نہیں رہے گی۔ انشاء اللہ۔ مجھے یقین ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں یعنی عرب ملکوں میں احمدیت کو قائم کرے گا تو پھر یہ مقدس مقامات مکہ اور مدینہ بھی اپنی اصل شان و شوکت کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

ایک نصیحت ہے جو بڑی قابل غور ہے جلسہ پر شامل ہونے والوں کے لئے قادیان میں لوگ بیٹھے سن رہے ہیں اور باقی جگہوں پر بھی سن رہے ہیں۔ جہاں پھول پائے جاتے ہیں وہاں خار بھی ہوتے ہیں کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح ترقی کے ساتھ حسد اور بغض اور اقبال کے ساتھ زوال لگا ہوا ہے۔ غرض ہر چیز جو اچھی اور اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے اس کے حاصل کرنے کے راستے میں کچھ مخالف طاقتیں بھی ہوا کرتی ہیں تو ان پر ایسے ایسے ابتلاء آتے ہیں کہ کمزور اور کچے ایمانوں والے لوگ مرتد ہو جاتے ہیں اور کبھی چھوٹی چھوٹی تکالیف پیش آتی ہیں مگر بعض کمزور ایمان والے ان سے بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ قادیان جلسے پر آنے والوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ کثرت ہجوم اور کام کرنے والوں کی قلت کی وجہ سے اگر آپ کو کوئی تکلیفیں پہنچیں تو پریشان نہ ہو جائیں ٹھوکر نہ کھا جائیں۔ اس نصیحت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے چاہے یہاں جلسہ ہو یا کہیں اور ہو رہے ہوں۔

بہر حال مہمان نوازی کرنے والے اپنی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہر طرح مہمان نوازی کی جائے لیکن پھر بھی کمیاں رہ جاتی ہیں تو جیسا کہ میں نے کہا کہ آج بھی قادیان آنے والے یا کہیں بھی جلسے پر جانے والے یاد رکھیں کہ انتظامی لحاظ سے بعض تکلیفیں اگر پہنچیں تو خوشی سے برداشت کر لیں اور اس کو اپنے ایمان کی ٹھوکر کا باعث نہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ قادیان کا جلسہ بھی اور باقی جلسے بھی اپنے فضلوں اور برکتوں سے یہ تمام دن گزارے اور ان کو اختتام فرمائے اور ہر جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کو سمیٹنے والا ہو اور سب شاملین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بھی بنیں اور خود بھی ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔۔☆☆☆